افکار

(۱)

الامیون کی سرخی سے جو ایک مراسلہ دیکھا تو اس کو پڑھ گیا۔ اور خوش ہوا۔ آج سے چالیس برس قبل میں نے جمع قرآن پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا مسودہ اکثر اہل علم احباب کے زیر مطالعہ رہا۔ چونکہ اس میں بخاری، ترمذی اور نسائی کی جمع قرآن کے متعلق حدیث کو موضوع، کذب و افترا ثابت کیا گیا تھا اس لئے مولانا مناظر احسن گیلانی، حضرت علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا اصغر حسین بہاری، مولانا ریاض احمد بہاری مرحومین نے تو مسکرا مسکرا کر کچھ پر لطف آوازے مجھ پر کسے - مگر مولانا عبداللہ العمادی مرحوم نے حیدرآباد دکن میں اس کو دیکھ کر بہت داد دی اور میری ہمت افزائی کی تھی - اس میں میں نے امی کے معنی ''ان پڑھ'' سے بالکل انکار کیا تھا اور یہی لکھا تھا کہ غیر اہل کتاب کو عرب، زمانہ جاہلیت میں امی کہا کرتے تھے -

ومنهم اميون لا يعلمون الكتب الا اماني وان هم الا يظنون (بقره : ۷۹)

وقل للذين اوتوا الكتب والاميين (آل عمران : ۲۰)

ذلك بانهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل (آل عمران : ۷۰)

تینوں جگہ اہل کتاب کے مقابلے میں غیر اہل کتاب کو امیین کہا گیا ھے - میری یہ کتاب تقریباً تیس برس تک مسودے کی شکل میں رھی اور بہت سے لوگوں کے زیر مطالعہ رھی - اس لئے اس کے اوراق کے کنارے چھڑ

گئے تھے - اور متعدد جگہ سے قٹ نوٹ غائب ہوگئے تھے - کسی طرح اس کو دوبارہ کاتب سے صاف کرایا - دس بارہ برس ہوئے کہ پاکستان آنے کے بعد رسالہ '' طلوع اسلام '' میں ' جب وہ کراچی سے نکلتا تھا ، پورا رسالہ چھپ گیا تھا - اس کے فاضل نسخے بھی ادارہ طلوع اسلام نے چھپوالیے تھے - میرے پاس اس کی سو جلدیں بھیج دی تھیں جو تقیسم ہوتی رہیں - اب خود میرے پاس بھی اس کی کوئی جلد باقی نہیں رہی - اس لئے میں یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ کس سنہ کے کس پرچے میں وہ کتاب چھپی تھی -

اب پھر جمع قرآن پر ایک بسیط مضمون رسالہ ''خاتون پاکستان'' کراچی کے قرآن مجید نمبر کے لئے لکھ رہا ہوں۔ بلکہ لکھ چکا ہوں۔ آج کل میں بھیج دوں گا - اس میں بھی امی کے لفظ پر یہ بحث کی ہے - مگر اب تو جو کچھ لکھتا ہوں - وہی لکھتا ہوں، جو دماغ میں ہے - کتب بینی کی صلاحیت ضعف بصارت کے سبب سے باقی کہاں ہے - جو کچھ یاد ہے اس کے حوالے کی تلاش مشکل ہو جاتی ہے۔ جہاں تک ''آئی گلاس'' سے کام چلتا ہے حوالے لکھ دیتا ہوں ورنہ چھوڑ دیتا ہوں -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یتیمی کے باعث لکھنے پڑھنے کی تعلیم نہ پا سکے تھے ' یہ صحیح ہے -

وما کنت تتلوا من قبلہ من کتب ولا تخطہ بیمینك اذا لارتاب المبطلون (عنکبوت : ۴۸)

ما کنت تدری ما الکتب و لا الایمان (شوری : ۵۲)

حضرت جبریل کوہ حرا پر ایک کتاب لے کر آئے تھے - قسطلانی میں مرسل ابی عمیر کی یہ روایت ہے -

فجاء بنمط من دیباج فیہ کتاب وقال : اقرأ - قال : ما انا بقاریٔ

(جبریل) دیباج کا ایک ٹکڑا لے کر آئے جس میں کتاب تھی اور کہا : پڑھو - آپ نے فرمایا : میں پڑھ نہیں سکتا -

اور معانقه جبریل سے آپ کو لکھنے پڑھنے دونوں کی صلاحیت آگئی - جو آیتیں پڑھوائی گئی تھیں -

اقرأ باسم ربك الذی خلق ، خلق الانسان من علق، اقرأ و ربك الاکرم الذی علم بالقلم. علم الانسان مالم یعلم -

علم الانسان میں الف لام عہد کا لیجئے تو معہود رسول ہی ہوں گے - اور اگر جنس کا لیجئے تو جنس انسان کے فرد اکمل کا مراد ہونا ضروری ہے - ورنه جس احسان کا ذکر فرمایا جا رہا ہے نوع انسان پر اس احسان عظیم سے اس نوع کے فرد اکمل ہی محروم رہیں اور مخاطب اس کے وہی ہوں، یه کس قدر غیر معقول بات ہے - آیت وما کنت تتلوا من قبله الخ میں من قبله لفظ بتا رہا ہے که ومن بعده وہ صورت باقی نه رہی -

من قبله یعنی من قبل هذا الکتب اومن قبل نزول الوحی -

,, افکار ،، کی سرخی بھی پڑھی - میرے پاس صدق جدید بھی آتا ہے - اور پڑھتا ہوں - مولانا عبدالماجد دریا بادی سے مجھ کو محبت ہے اور میرے دل میں ان کی بڑی قدر ہے - ان کو مجھ سے شکایت ہے اور مجھ کو ان سے - مگر خوش ہوں که دونوں کو دونوں سے شکایت الله تعالی ہی کے لئے ہے - مگر کس کی شکایت حق بجانب ہے؟ اس کا فیصله الله تعالی ہی کے سامنے ہوگا - دعا ہے که الاعمال بالنیات کے مطابق ہم دونوں میں جو بر سر غلط ہو الله اس کو معاف فرماوے - مگر ہم لوگوں کے درمیان جو باہمی شکوے ہیں ، ہرچند سمجھتے ہیں که یه سب الله تعالی ہی کے لئے ہیں، مگر دل کے کسی گوشے میں الله تعالی کے سوا ایک طرف محض اسلاف پرستی اور دوسری طرف محض اسلاف دشمنی کے جذبات تو کہیں یه باہمی شکوے پیدا نہیں کر رہے ؟- پھر وما ابرئ نفسی، ان النفس لامارة بالسوء پر بھی دونوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے - ہم دونوں میں فرق یه ہے که ان کو اسلاف کی عزت و عظمت اور ان کا بھرم باقی رکھنا بہت زیادہ عزیز ہے اور

مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اور کتاب کی عظمت و حرمت اور ناموس کا زیادہ خیال ہے ۔اسلاف کا میں دشمن نہیں۔ میرے ہی ایک قصیدے کا ایک شعر ہے -

بندہ ہمت اسلافم و آں سفلہ نیم
کہ خورم سں نمک و باز نمکداں شکنم

مگر جب میں صحاح تک کی ہر کتاب میں ایسی حدیثیں دیکھتا ہوں ، جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے خلق عظیم پر حرف آتا ہو - قرآن مجید کی محفوظیت و لاریبیت پر زد آتی ہو تو میرا خون کھولنے لگتا ہے - اور جی چاہتا ہے کہ ان کتابوں کو پھاڑ کر چولھے میں جھولک دوں -

امام بخاری رح اپنی کتاب کو تکمیل تک نہیں پہنچا سکے تھے۔ مسودہ ہی چھوڑ کر راہئی جنت ہو گئے۔ وہ زمانہ اقبال کا تھا - شیعہ سنی کا بٹوارہ نہیں ہوا تھا - قدریہ ، جبریہ ، خارجی سب فرقے ملے جلے تھے۔ اس لئے ہر کتاب میں شیعوں کا حصہ رسدی بھی تھا خارجیوں کا بھی اور قدریوں اور جبریوں کا بھی- صحاح ستہ وغیرہ کو صرف اہل سنت کی کتاب کہنا غلط اور ظلم ہے سب مشترک کتابیں ہیں - ابو عبداللہ الحاکم مستدرک کا ترجمہ لسان المیزان میں دیکھ لیجئے - یہ شیعہ تھے مگر خلفائے ثلاثہ کے مناقب کی حدیثیں بھی روایت کرتے تھے - مستدرک میں موجود ہیں - اہل سنت تو کسی سے عناد نہیں رکھتے اس لئے حضرت علی ، حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کے مناقب میں جو حدیثیں شیعوں نے پیش کیں بسر و چشم قبول کرلیں مثلاً الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ ـ خالص شیعوں کی حدیث ہے۔اس کے راوی یزید بن ابی زیاد الکوفی تھے ان کے سوا کسی اور نے اس کی روایت نہیں کی - ان سے کئی شخص روایت کرتے ہیں تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کان من ائمۃ الشیعۃ الکبار مگر ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے، اس تصریح کے ساتھ اس حدیث کو یزید بن ابی زیاد ہی کی وجہ سے ہم جانتے ہیں' وہ زمانہ باہمی تعصبات کا نہ تھا اور نہ اس وقت ہر فرقے نے اپنے عقائد میں باہمی تنافر و تباغض کی باتوں کو داخل کر کے باہمی دشمنی پیدا کرلی تھی - ابو اسحق السبیعی ، سلیمان الاعمش منصور بن معتمر وغیرہم کوفے کے سر خیل محدثین تھے - صحاح ستہ کی ہر کتاب ان کی

حدیثوں سے بھری پڑی ہے - اور یہ سب شیعے تھے- کاش آج بھی سنی شیعہ اسی زمانے کی طرح شیر و شکر بن کر رہتے- عوف اعرابی کی حدیثیں بخاری و مسلم وغیرہ میں بیسیوں ہیں مگر تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کان قدریا شیطانا خبیثا پھر محدثین کے بعد ان کی کتابیں مسودے کی شکل میں ان کے تلامذہ کے ہاتھوں میں آکر بھی کمی بیشی و تصحیف و تحریف سے بچتی نہ تھیں- صحیح بخاری میں کتنی ہی حدیثیں آپ کو ملیں گی جن کو امام بخاری خود اپنی ذات سے روایت کر رہے ہیں - مثلاً باب الافک کی داستان والی لمبی حدیث کے بعد ایک مختصر سی حدیث کے بعد یعنی اس باب کی تیسری حدیث پڑھئے :

حدثنا ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ الجعفی رحمۃ اللہ علیہ

فرمائیے کیا یہ امام بخاری کے بعد ان کے کسی شاگرد نے نہیں لکھا ہے یا امام بخاری خود لکھ رہے ہیں ؟ اس لئے اس کتاب میں بعض کذب صریح بھی موجود ہے - اور تقریباً یہی حال صحیح مسلم کا ہے -

قل یا اھل الکتب لا تغلوا فی دینکم

صرف اہل کتاب ہی کے لئے غلوفی الدین ممنوع ہے مسلمانوں کے لئے جائز ہی نہیں بلکہ غلو فی الدین ہی پر ان کے ایمان کا دارو مدار ہے-

مالکم - کیف تحکمون ؟

میری ایک کتاب بصورت مسودہ پڑی ہے - البراغیث من الوراقین و کتاب الاحادیث - ایک جماعت ملاحدہ و منافقین ، خوشنویسی سیکھ کر کتابت کا پیشہ اختیار کرلیتی تھی - محدثین ان کو اپنے مسودات صاف کرنے کے لئے دیتے تھے اور یہ لوگ ان حدیثوں میں رد و بدل اور کمی بیشی کردیا کرتے تھے- بعض وراقی دفتری کا پیشہ اختیار کر کے یہی حرکتیں کیا کرتے تھے- بعضوں کے بھانجے بھتیجے اپنی بد عقیدگی کے باعث اپنے بزرگوں کی کتابوں میں تحریفیں کیا کرتے تھے- میں نے ڈیڑھ ہزار کاتبین و وراقین کے حالات جمع کئے ہیں- خود اپنی طرف سے ایک حرف بھی نہیں بڑھایا ہے - جو کچھ ذہبی اور ابن حجر و غیرھما

نے لکھا ہے نقل کردیا ہے۔ امام مالک کا کاتب حبیب بن ابی حبیب، وراقی بھی کرتا تھا۔ اول درجے کا کذاب اور بڑا مفتری تھا۔ ذھبی و ابن حجر دونوں نے اس کا مفصل حال لکھا ہے۔ امام مالک کی حدیثوں کا کیا حال اس نے کیا ہوگا، اللہ تعالی ھی جانتا ہے۔ اس لئے میں ائمہ حدیث کا احترام فرض سمجھتا ہوں اور اس کا مجھ کو یقین ہے کہ ایسی گمراہ کن حدیثیں منافقین نے ان کتابوں میں داخل کردی ہیں - جس طرح بخاری میں جمع قرآن کا پورا باب بنا کر داخل کردیا اور مختلف مقام پر اس کی حدیثیں ٹھونس دیں - یہی حال ترمذی و نسائی کا بھی کیا۔ مسلم میں اس کا موقع نہ مل سکا - اس لئے صحیح مسلم جمع قرآن کی داستان سے بچ گئی -

غرض میرے دل میں الذب عن رسول اللہ و عن کتاب اللہ کے جذبات کار فرما رہتے ہیں اور جو لوگ مجھ سے خفا رہتے ہیں ان کے دلوں میں الذب عن المحدثین و المفسرین و الفقہاء کا جذبہ کار فرما ہے - فای الفریقین حق بالامن -

مگر اب تو میں اسی (۸۰) کے قریب پہنچ چکا ہوں۔ مجھ سے خفا رہنے والے احباب گھبرائیں نہیں (لکاتبہ غفرلہ)

کچھ دنوں اور رہیں اہل محلہ بےچین نہ سنے گا کوئی نالوں کی صدا میرے بعد

مگر اس کے ساتھ یہ بھی عرض ہے -

قدر کر قدر کر اے خار بیابان میری پھر نہ آئیگا کوئی آبلہ پا میرے بعد

ہنگام رحیل آمد بیچارہ تمنا را پائے بزمیں دارد و پائے برکاب اندر

عزیز حبیب مولانا عمر احمد عثمانی سلمہ اللہ تعالی کا مضمون طلاق کے احکام جس قدر چھپا ہے، پڑھ گیا - (باقی آئندہ) ہے تو پھر اس کے متعلق آئندہ ھی کچھ لکھوں گا۔ میرا سلام مسنون و دعائے خیر قبول فرمائیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

و السلام

ایک پا بہ رکاب مسافر دارالقرار

تمنا عمادی غفرلہ

(۲)

اقبال علیہ الرحمہ کے بقول یہ محکومی کی سمیت ہے جو دماغ کی صحت کو خراب کر کے اپنے مریضوں میں ان علامات کا باعث بھی ہوتی ہے :

کیش او تقلید و کاوش آذری ست
ندرت اندر مذہب او کافری است
تازگیہا وہم و شک افزایدش
کہنہ و فرسودہ خوش می آیدش
چشم او از بہر رفتہ از آئندہ کور
چوں مجاور رزق او از خاک گور

مرض کے لا علاج ہونے کے باوجود دعا و تمنا ہے کہ آپ حضرات کے پر مغز و دل نشین خیالات کے قبول کی صلاحیت امت میں جلد پیدا ہوجائے ۔ نان پز سے نان دیروزہ کی فرمائش اس بنا پر صواب و باعث ثواب نہ خیال کی جائے کہ اس کا زمانہ تابعین سے قریب تر ہے ۔

ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب کی اعلی ریشنل (Rational) تحریر ''ربا'' پر اور حقیقت نگار مولانا عثمانی صاحب کی وحدت ازدواج اور غلط عمر کی شادیوں کے متعلق تحریریں انشاء اللہ بار آور ہوکر رہیں گی ۔

سلام و اکرام کے ساتھ
خاکسار
اسلم عمر
کراچی